فصل33

اپنے گروہ کے سوا ہر کسی کو ہیچ جاننا

ہماری نئی تالیف

اقتِضَاءالصِّرَاطِالمُستَقِيم

یہود اور نصاریٰ دونوں کا حال یوں بتایا:

وَقَالَتِ الْيَهُودُ لَيْسَتِ النَّصَارَىٰ عَلَىٰ شَيْءٍ وَقَالَتِ النَّصَارَىٰ لَيْسَتِ الْيَهُودُ عَلَىٰ شَيْءٍ وَهُمْ يَتْلُونَ الْكِتَابَ ۗ (البقرۃ:113)

یہود کہتے ہیں کہ نصرانی کچھ نہیں ہیں اور نصرانی کہتے ہیں کہ یہودی کچھ نہیں ہیں، حالانکہ یہ سب لوگ (ایک ہی) تورات پڑھتے ہیں۔[1]

---

1 ہمارے کچھ 'روشن خیال' اِس آیت کو بنیاد بنا کر آج اِس بات کو معیوب ٹھہرانے لگے کہ ہم نصاریٰ کو 'خدا کا بیٹا' ماننے ایسا عقیدہ رکھنے پر مستوجبِ ہلاکت یا یہود کو نبی آخر الزمان ﷺ پر ایمان نہ لانے کے باعث ایک گمراہ ٹولہ جانیں! حالانکہ ایسی وعیدیں قرآن میں جابجا درج ہیں اور یہود و نصاریٰ کو سنانے کے لیے ہی بیان ہوئی ہیں۔ اُن کی اِن ضلالتوں کو جو قرآن میں بیان ہوئیں، سامنے لانا غلط کیونکر ہو سکتا ہے؟ سورۃ البقرۃ کی اِس آیت کا مقصود دراصل اہل کتاب کے ہاں پائے جانے والے ایک گروہی زعم اور گھمنڈ کا بیان ہے۔ تفاسیر سے یہی ظاہر ہے۔ ورنہ 'لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ'' ایسے عین یہی الفاظ المائدۃ میں قرآن یہود و نصاریٰ کے لیے خود استعمال فرماتا ہے:

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنجِيلَ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ (المائدۃ:68)

تم فرما دو، اے کتابیو! تم کچھ بھی نہیں ہو جب تک نہ قائم کرو توریت اور انجیل

اِدھر ہمارے ہاں بہت سے اہلِ فقہ ایسے ہیں جو صوفیہ اور عباد تنگزار طبقوں کو ہیچ جانیں گے۔ ان کو نرا جاہل سمجھنا اور ان کے راستے میں کسی علم اور ہدایت کا شائبہ تک نہ ماننا۔ دوسری جانب بہت سے صوفیہ اور فقیری و درویشی کی راہ چلنے والے ایسے ہیں جو شریعت اور علم و فقہ پڑھنے پڑھانے والوں کو ہیچ جانیں گے، اور یہ خیال کریں گے کہ ان علوم سے وابستہ لوگ تو نرے خدا سے دُور ہیں۔ حالانکہ حق یہ ہے کہ کتاب و سنت سے جو چیز اِس فریق کے حق میں جائے وہ بھی اور جو اُس فریق کے حق میں جائے وہ بھی، دونوں قدر کے لائق ہوں اور اس پر دونوں کی کھل کر تعریف ہو۔ پھر کتاب و سنت سے جو چیز اِس فریق کے خلاف پڑے وہ بھی اور جو اُس فریق کے خلاف پڑے وہ بھی، دونوں پر غور و فکر ہو اور اس کی بنیاد پر دونوں کی غلط بات کو غلط مانا جائے اور اس کی صاف مذمت ہو۔

(کتاب کا صفحہ 471 تا 490)

اور جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا۔ اور بیشک اے نبیؐ! وہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کے پاس سے اترا اس میں بہتوں کو شرارت اور کفر کی اور ترقی ہو گی۔ تو ایسے کافروں کا تم کچھ غم نہ کھاؤ۔

اِس لَسْتُمْ عَلٰی شَیْءٍ "تم کچھ بھی نہیں ہو" کا سیاق، جیسا کہ تفسیر طبری اور قرطبی وغیرہ سے واضح ہے، یہود و نصاریٰ کا رسالت محمدی پر ایمان کے مسئلہ میں توریت و انجیل کے لکھے سے اعراض کرنا ہے۔ پس خاص ایسی باتوں کی بنیاد پر جو صاف آسمانی وعیدوں کی زد میں آئیں، اہل کتاب کو "کچھ نہ جاننا" خود قرآنِ مجید ہی کی تعلیم ہے۔ سورۃ البقرۃ کے اس مقام کا اشارہ ایک خاص گروہی نخرہ و زعم کی جانب ہے جس کے تحت یہود و نصاریٰ ایک دوسرے کو 'کچھ نہیں' جانتے تھے: یہاں تک کہ ایک گروہی ضد میں آ کر وہ ایک دوسرے کے حق عقیدہ کو جھٹلانے لگتے، جیسا کہ تفاسیر سے ظاہر ہے۔